جو قادیانیوں کا معروف اخبار ہے۔ ضیاء شہید کے دور میں اس اخبار کو اسلام اور پاکستان دشمنی کی بنیاد پر ضبط کیا گیا تھا۔ اسے پھر بحال کر دیا گیا ہے۔ قاتلوں، ڈاکوؤں، دہشت گردوں اور ملک دشمن ایسے گھناؤنے جرائم میں سزا پانے والے اخلاقی اور قومی مجرموں کو رہا کر دیا گیا ہے۔ اس سے مجرموں اور غنڈوں، دین اور ملک دشمنوں کی حوصلہ افزائی ہوتی۔ جس سے معاشرے میں عدم تحفظ کا احساس بڑھ رہا ہے اور قادیانیوں اور رافضیوں کو مسلمانوں پر مسلط کرنے سے مسلمانوں میں تشویش بڑھ رہی ہے معاشرے میں کشیدگی پیدا ہو رہی ہے۔ شاہ صاحب نے مرکزی حکومت کے صوبہ پنجاب حکومت کے ساتھ جانبدارانہ رویہ پر تنقید کی انھوں نے کہا اس سے پی پی پی کے عوام کے فیصلے کے احترام کرنے کے دعوؤں کی قلعی کھل گئی ہے۔ پی پی پی والے ہوس اقتدار کا شکار ہیں انھیں اپنے اقتدار کے مقابلہ میں نہ ملک عزیز ہے اور نہ ہی کوئی اخلاقی رویہ۔ شاہ صاحب نے کہا کہ مرکزی حکومت تمام صوبوں کے انتخابی نتائج کو تسلیم کرے اور سب کو خصوصاً پنجاب کی حکومت کو اعتماد میں لے کر ساتھ ساتھ چلے۔ مرکز پنجاب حکومت سے قرضوں، زکوٰۃ فنڈز دوسرے فنڈز کے حسابات کی بات پی پی پی کے علیحدگی پسندی اور پنجاب سے نفرت کے [illegible] کو تقویت پہنچاتی ہے۔ اس وقت ملک جن حالات سے دوچار ہے وہ مرکز اور صوبے میں چپقلش کا متحمل نہیں ہو سکتا ہم علاقائی عصبیت پیدا کرنے والوں کو پسند نہیں کرتے۔ شاہ صاحب نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ محض ضیاء مخالفت کا سہارا لے کر ساہیوال اور سکھر میں مسلمانوں کو شہید کرنے والے مرزائی قاتلوں کی سزائے موت کو بھی ختم کر دیا ہے۔

انھوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ یہ کہنا بالکل غلط اور خلاف حقیقت ہے کہ لوگوں نے دینی جماعتوں یا اسلامی نظام کے خلاف ووٹ دیا ہے۔ یہ کہنا مسلمانوں کی توہین ہے۔ دینی جماعتیں اپنی بے تدبیری اور عدم اتحاد و تعاون کی وجہ سے اکثریت حاصل نہیں کر سکیں۔ پیپلز پارٹی کے خلاف ڈالے گئے ووٹ تقریباً ۲۸ فیصد ہیں اور اس کے حق میں پندرہ فیصد سے بھی کم ہیں۔ دینی جماعتیں جب بھی متحد ہو کر چلی ہیں قوم نے لبیک کہا ہے۔ ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت اور ۷۴ء کی تحریک اس کی شاہد ہیں اور آج تو اس کی ضرورت اور بڑھ گئی ہے اب بھی تمام دینی قوتوں نے اپنے فروعی اختلافات ختم کر کے اتحاد نہ کیا۔ تو مستقبل بہت بھیانک ہے۔ انھوں نے کہا کہ مولانا نورانی کسی دوسری جماعت کو اسلام کا نام ہٹانے کا مشورہ دینے سے پہلے اس کا جواب رکھتے ہیں کہ وہ تحریک استقلال سے اپنے اتحاد کے نام میں آٹھ گھنٹے کے قریب طویل بحث و مباحثے کے باوجود "اسلامی" نہ لگوا سکے۔ جس کے نتیجہ میں اصغر خان صاحب اپنے اتحاد کا نام محض عوامی جمہوری اتحاد رکھنے میں نورانی میاں سے بازی جیت گئے۔ ایسے ہی کچھ دوسری سیکولر جماعتوں سے اتحاد کرنے والی دینی جماعتوں کو اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کرتے ہوئے دینی جماعتوں سے اتحاد اور انھیں ساتھ ملانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔